آٹھویں فصل : ماہ صفر کے اعمال

یہ مہینہ اپنی نحوست کے ساتھ مشہور ہے اور نحوست کو دور کرنے میں صدقہ دینے، دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی اور چیز وارد نہیں ہوئی اگر کوئی شخص اس مہینے میں وارد ہونے والی بلاؤں سے محفوظ رہنا چاہے تو جیسا کہ محدث فیض اور دیگر بزرگوں نے فرمایا ہے، وہ اس دعا کو ہر روز دس مرتبہ پڑھتا رہے:

يَا شَدِيدَ الْقُوىٰ وَيَا شَدِيدَ الْمِحالِ يَا عَزِيزُ يَا عَزِيزُ يَا عَزِيزُ ذَ لَّتْ بِعَظَمَتِکَ جَمِيعُ خَلْقِکَ

اے زبردست قوتوں والے اے سخت گرفت کرنے والے اے غالب اے غالب اے غالب تیری بڑائی کے آگے تیری ساری

فَاکْفِنِی شَرَّ خَلْقِکَ، يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحانَکَ إِنِّی

مخلوق پست ہے پس اپنی مخلوق کے شر سے بچائے رکھ اے احسان والے اے نیکی والے اے نعمت والے اے فضل والیاے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے

کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ فَاسْتَجَبْنا لَہُ وَنَجَّيْناهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِينَ، وَصَلَّی اللّٰهُ

تو پاک تر ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں پس ہم نے اسکی دعا قبول کی اور اسے نجات دے دی اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیتے ہیں خدا

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ .

محمد اور ان کی آل (ع) پر رحمت نازل کرے جو پاک و پاکیزہ ہیں۔

سید نے اس مہینے کا چاند دیکھنے کے وقت کی ایک دعا بھی نقل کی ہے

پہلی صفر کا دن

۳۷ھ میں اس دن امیر المؤمنین (ع) اور معاویہ کے درمیان جنگ صفین لڑی گئی، ایک قول کے مطابق ۶۱ھ میں، اس دن امام حسین (ع) کا سر مبارک دمشق پہنچایا گیا جس سے بنی امیہ کو خوشی ہوئی اور انہوں نے عید منائی یہی وجہ ہے کہ اس روز رنج و غم تازہ ہو جاتا ہے، اس دن عراق کے مومنین کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوتی ہے اور شام میں بنی امیہ اس کو عید قرار دے رہے ہوتے ہیں اس دن یا ایک قول کے مطابق ۱۲۱ھ میں تیسری صفر کے دن امام زین العابدین (ع) کے فرزند زید کو شہید کیا گیا۔

تیسری صفر کا دن

سید ابن طاؤس ہمارے علماء کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں کہ اس دن دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اس کی پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ انا فتحنا اور دوسری رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد سورۃ توحید پڑھے پھر سو مرتبہ صلوات پڑھے اور سو مرتبہ کہے :

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ آ لَ اَبِیْ سُفْیَانَ۔

اے اللہ ! آل ابو سفیان پر پھٹکار بھیج۔

اس کے بعد سو مرتبہ استغفار کرے اور اپنی حاجات طلب کرے۔

ساتویں صفر کا دن

شہید اور کفعمی کے قول کے مطابق ۷ صفر ۱۲۸ھ کو مکہ مدینہ کے درمیان ابواء کے مقام پر حضرت امام موسیٰ کاظم (ع) کی ولادت باسعادت ہوئی۔

بیسویں صفر کا دن

یہ امام حسین (ع) کے چہلم کا دن ہے، بقول شیخین، امام حسین (ع) کے اہل حرم نے اسی دن شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کی، اسی دن جابر بن عبداللہ انصاری حضرت امام حسین (ع) کی زیارت کیلئے کربلا معلیٰ پہنچے اور یہ بزرگ حضرت امام حسین (ع) کے اولین زائر ہیں، آج کے دن حضرت امام حسین (ع) کی زیارت کرنا مستحب ہے، حضرت امام حسن عسکری (ع) سے روایت ہوئی ہے کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں :

(۱) رات دن میں اکاون رکعت نماز فریضہ و نافلہ ادا کرنا

(۲) زیارت اربعین پڑھنا

(۳) دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

(۴) سجدے میں پیشانی خاک پر رکھنا،

(۵)اور نماز میں بہ آواز بلند **بِسۡمِ اللهِ الرَحۡمنِ الرَحیمۡ** پڑھنا، نیز شیخ نے تہذیب اور مصباح میں اس دن کی مخصوص زیارت حضرت امام جعفر صادق (ع) سے نقل کی ہے جسے ہم انشاء اللہ باب زیارات میں درج کریں گے۔

اٹھائیسویں صفر کا دن

۱۱ھ ۲۸ صفر سوموار کے دن رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی، جبکہ آپ کی عمر شریف تریسٹھ ۶۳ سال تھی۔ چالیس سال کی عمر میں آپ تبلیغ رسالت کیلئے مبعوث ہوئے، اس کے بعد تیرہ سال تک مکہ معظّمہ میں لوگوں کو خدا پرستی کی دعوت دیتے رہے ترپن برس کی عمر میں آپ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پھر ان کے دس سال بعد آپ نے اس دنیاء فانی سے رحلت فرمائی امیر المؤمنین (ع) نے بنفس نفیس آپ کو غسل و کفن دیا حنوط کیا اور آپ کی نماز جنازہ پڑھی پھر دوسرے لوگوں نے بغیر کسی امام کے گروہ در گروہ آپ کا جنازہ پڑھا، بعد میں امیر المؤمنین (ع) نے آنحضرت ﷺ کو اسی حجرے میں دفن کیا، جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی۔ انس ابن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے بعد جناب سیدہ (سلام اللہ علیھا) میرے قریب آئیں اور فرمایا اے انس! تمہارے دلوں نے یہ کس طرح گوارا کیا کہ آنحضرت کے جسد مبارک پر مٹی ڈالی جائے۔ پھر آپ نے روتے ہوئے فرمایا

يٰا اَبَتَاهُ اَجٰابَ رَبّاً دَعٰاهُ　　　يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَبِهِ مَا اَدْنٰاهُ

بابا جان نے رب کی آواز پر لبیک کہا　　　بابا جان آپ اپنے رب کے کتنے قریب ہیں

ایک معتبر روایت کے مطابق بی بی (سلام اللہ علیھا) نے آنحضرت کی قبر مبارک کی تھوڑی سی مٹی لے کر آنکھوں سے لگائی اور فرمایا:

مَاذا عَلَى الْمُشْتَمِّ تُرْبَةَ أَحْمَدٍ　　　أَنْ لاَ يَشَمَّ مَدَى الزَّمانِ غَوالِيا

جو احمد مجتبی کی تربت کی خوشبو سونگھے　　　وہ تا زندگی دوسری خوشبو نہ سونگھے گا

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصائِبُ لَوْ أَنَّها　　　صُبَّتْ عَلَى الْاَيّامِ صِرْنَ لَيالِيا

مجھ پر وہ مصیبتیں پڑی ہیں اگر وہ　　　دنوں پر آتیں تو وہ کالی راتیں بن جاتے

شیخ یوسف شامی نے درالنظیم میں نقل کیا ہے کہ جناب سیدہ (سلام اللہ علیھا) نے اپنے والد بزرگوار پر یہ مرثیہ پڑھا:

قُلْ لِلْمُغَيَّبِ تَحْتَ أَطْباقِ الثَّرىٰ　إنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَرْخَتِي وَنِدائِيا　　　صُبَّتْ عَلَيَّ مَصائِبُ لَوْ أَنَّها

خاک پردوں میں غائب ہونے والے سے کہو اگر تو میری فریاد اور پکار سن رہا ہے مجھ پر وہ مصیبتیں پڑی ہیں کہ اگر وہ

صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیالِیا قدْکُنْتُ ذاتَ حِمیً بظِلِّ مُحَمَّدٍ
لاأَخْشَی مِنْ ضَیْمٍ وَکانَ حِمیً لِیا

دنوں پر آتیں تو وہ کالی راتیں بن جاتے میں محمد کی حمایت کے سائے میں تھی مجھے کسی کے ظلم کا ڈر نہ تھا ان کی پناہ میں

فَالْیَوْمَ أَخْضَعُ لِلذَّلِیلِ وَأَتَّقِی ضَیْمِی وَأَدْفَعُ ظالِمِی بردائِیا فَإِذا بَکَتْ قَمْرِیَّةٌ فِی لَیْلِها

لیکن آج پست لوگوں کے سامنے حاضر ہوں ظلم کا خوف ہے اپنی چادر سے ظالم کو ہٹاتی ہوں رات کی تاریکی میں جب قمری شاخ پر روئے

شَجَناً عَلی غُصْنٍ بَکَیْتُ صَباحِیا فَلَاَجْعَلَنَّ الْحُزْنَ بَعْدَکَ مُؤنِسِی وَلَاَجْعَلَنَّ الدَّمْعَ فِیکَ وِشاحِیا

میں شاخ پر صبح کے وقت روتی ہوں بابا آپ کے بعد میں نے غم کو اپنا ہمدم بنالیا آپ کے غم میں اشکوں کے ہار پروتی ہوں

شہید اور کفعمی کے بقول ۵۰ھ میں اٹھائیسویں صفر کو امام حسن (ع) کی شہادت ہوئی جبکہ جعدہ بنت اشعث نے معاویہ کے اشارے پر آپ کو زہر دیا تھا۔

صفر کا آخری دن

شیخ طبرسی وابن اثیر کے بقول ۲۰۳ھ میں اسی دن امام علی رضا (ع) کی شہادت اس زہر سے ہوئی جو آپ کو انگور میں دیا گیا ۔جب کہ آپ کی عمر ۵۵ برس تھی آپ کا روضہ مبارک سناباد نامی بستی میں حمید بن قحطبہ کے مکان میں ہے، جو طوس کا علاقہ ہے اب وہ مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے جہاں لاکھوں افراد زیارت کو آتے ہیں، ہارون الرشید عباسی کی قبر بھی وہیں ہے۔